

ربووع همزاد

همزاد کو تسخیر کرنے کے وہ تمام قدیم و جدید طریقے جو عرب ادب میں اہل الحصول
ہیں اور تجربہ کار روایتوں اور یوگیوں سے وقتاً فوقتاً حاصل کئے گئے ہیں۔

مصنفہ و مرتبہ

کاشش البرنی

ماہر علم روحانیات و اشراقیات



نام کتاب ربووع همزاد
مصنف کاشش البرنی
اشاعت بالاول جنوری ۱۹۹۱ء
قیمت 20 روپے
مطبع ابوبی دینیا خانہ مطبعہ محل، دہلی ۱۱۰۰۰۶
ناشر

پیش لفظ

ہر ماہ بیسیوں خطوط ہمزاد کے شائقین کے ملتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں پوری واقفیت چاہتے تھے۔ میں نے اس عجیب و غریب طاقت کے متعلق مفصل لکھ دیا ہے۔ قدرت نے انسان کو جو روحانی طاقتیں دی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمزاد ہے۔ دعویٰ ہمزاد، مثلاً شایاں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔ اپنے مطلب کے مطابق عمل انتخاب کریں ہمزاد کی حقیقت کو۔ جس اودھ کو حاصل کریں۔

ہمزاد کی طرح اودھ بھی مختلف روحانیاں ہیں۔ جن کو انسان قبضہ میں لے کے ان سے مافوق الفطرت کاہلے سکتا ہے۔

کاش السبرنی

فہرست

۵	○ پہلا باب مقنطریہ شخصی
۱۲	○ دوسرا باب اجتماع قوت
۱۶	○ تیسرا باب یکسوئی
۲۲	○ چوتھا باب اصلیت و تحقیق ہمزاد
۲۳	○ عملیات شروع
۲۰-۱	○ اعمال و ہمزاد

کاش السبرنی

کشتن بھی ایک جداگانہ علم ہے۔ اور اس کی باتا آمدہ تعلیم ہو یا پاجائیے۔
 انسان میں تقاضی کشت کہاں سے آتی ہے۔ اس بات کا جواب حاصل کرنے
 کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں اس کا فروغ خود آپ ہی کی ذات میں موجود ہے
 اور جن مسائل سے یہ طاقت کام میں لائی جاتی ہے وہ بھی محض آپ کے ذاتی اقتدار میں ہیں،
 دنیا میں اکثر ایسے افراد ہیں۔ جن کو ہمیشہ یہ دھن سہانی جیتی ہے کہ وہ ہمتن کا بیاب
 ہو جائیں۔ یعنی ان کو سکھام میں کامیابی نصیب ہو۔ جو سچی کریں جن کام میں ہاتھ لگائیں جن
 منصف کی تکمیل کا پیرا اٹھائیں سب میں تاج کا مرانی انہیں کے سر پہ ہے۔ اور ایسے اشخاص کی تعداد
 بھی کافی ہے۔ جن کو فی الواقع ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ وہ کامیابی کا مجسمہ ہوتے
 ہیں۔ مگر ایسے اشخاص وہی ہوتے ہیں۔ جن کی قوت کشتن عام انسانوں کی نسبت بہت
 زیادہ ہوتی ہے اور جن کو اس طاقت کے استعمال کا مناسب طریقہ اور موقع معلوم ہو۔
 شخصی کشتن کی تربیت اور نشو و نما کے لئے خود استاد ہی اور قوت ارادی کی مخالفت
 یہ دونوں نہایت ضروری شرائط ہیں جب انسان کا جہتم تند رست و توانا اور دماغ کیسور
 ہوتا ہے تو لازمی طور پر اس میں شخصی تقاضی عموماً آتی ہے۔ یہ ایک زندہ اور نایاب طاقت
 ہے جو ہر وقت انسان کی ذات سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اس میں دوسروں پر
 اثر انداز ہونے کی صیلا جیت بھی موجود ہوتی ہے آفتاب اور ستاروں سے بھی اس طاقت
 کا اظہار ہوتا ہے۔ وختوں اور مہجوروں سے ایسی خوشبو اور مہک نکلتی ہے۔ جس سے بے اختیار
 دل ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے یہ انسان کو کھینچتی ہے۔ لہر ذی روح کی ذات سے
 ایسے اثرات برآمد ہوتے ہیں جو دوسروں کے دلوں میں سرایت کر کے ان پر جاوے
 ہو جاتے ہیں۔ جاندار ہی نہیں۔ غیر ذی روح استہ پابھی یہ اثرات کب کب اس طور پر
 لگ کر ہوتے ہیں۔ کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے اس خفیہ طاقت کا تربیب
 دنیا از بس ضروری ہے۔

باب اول

انسان کی ہر ایک ہمتش فی القویہ کیسے پوری ہو سکتی ہے؟

سب سے پہلے آپ ان اندرونی طاقتوں کو بیان کیا جائے گا۔ جو ہر اندام و
 پیمانہ۔ تجربہ۔ ذاتی الذات وغیرہ و جانست میں ہوتی اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور
 جن کا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر ان پر عمل کریں۔ ان کو حاصل کر لیں۔ تو آپ ایک
 کامل انسان کہلے جائیں گے۔ جو اپنی مرضی کے مطابق ہر کام کر سکتا اور کر سکتا ہے۔

تقاضا طبعی

شخصی تقاضی کا بھی کشتن نقل سے تعلق ہے۔ دراصل یہ کشتن نقل ہی کا ایک
 نہایت لطیف اخراج ہے جو انھوں سے دکھائی نہیں دے سکتا خصوصاً کیا جاتا ہے۔ یہ
 ایک انڈر فٹری قریب ہے جس کے سطح میں کیا انسان کی جڑوں تمام غلغلات پڑتی ہوئی ہے۔
 یہ بھی اسی قسم کی طاقت ہے۔ جیسے دوسری طاقتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً قوت برقی
 زبان و لہجہ سے اس قوت کی تصریح نہیں ہو سکتی ہے۔ اس کا اظہار حیل و بیان سے باہر
 ہے۔ مگر دنیا کا تمام کام و بار اس قوت کے زیر اثر ہوت جاری رہتا ہے۔ یہ طاقت
 تمام ذی روحوں میں کیساں طریق پر موجود ہے اور زندگی کے کسی شعبہ میں بھی کامیاب
 حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان اس قوت کی نشو و نما کرے اس
 کے باتا آمدہ استعمال کا طریقہ کیسے پیرہ اور دماغ میں کشتن کی طاقت ہوتی ہے اور
 کشتن سے بہرہ اندوز ہو کر اس کو کام میں لایا آسان کام نہیں۔ دیگر علوم کی طرح شخصی

ہو خفیہ انداموش تہیہ ہو گیا۔ اس میں ایک نہایت زبردست حرکت پیدا ہو جائے گی۔
 ہوا سخت باخبری کی دنیا میں سرایت کر جائے گی۔ اور اس سے جس قسم کی حالت آپ
 پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ رونما ہونے لگے گی۔
 پیسٹروں کی حرکت ادتلب یعنی من میں ایک گہرا تعلق ہے آپ کو اپنے جسم
 اور قلب میں ایک کامل مطابقت قائم کرنے کا طریقہ سکینا چاہیئے۔ ان دونوں کی متفقہ
 جدوجہد سے ایک مرکز نش قائم ہو جائے اور اسی کو ہم تقاضیں شخصی کے نام سے
 موسوم کرتے ہیں
 کامیابی سے اتحاد پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ کو چھوٹی اور بڑی دونوں قسم
 کی باتوں میں کامیابی حاصل کر کے خود اعتمادی کے جوہر کی نشوونما کرنا چاہیئے۔

خود اعتمادی کی کوئی کنکر پیدا ہو سکتی ہے؟

انہی کوئی ایک مادہ ایک خصلت ایک طریقہ عمل کو لے لیں۔ جس کے آپ
 زیادہ محسوس دیا بند ہو گئے ہیں۔ اور چھاپنی تمام قوت ارادی کو مصروف کر کے۔ اس
 مادہ کو در کرنے اور قطعاً مٹا ڈالنے کا عزم دل میں کر کے یہ ٹھکان لیں کہ اس بات
 کی طرف کبھی اہل نہ ہوں گے اور سمجھ لیں کہ اس سے بڑھ کر آپ کو کوئی دشمن نہیں ہے،
 جرات اور جہمت سے کام لے کر اس کا مقابلہ کریں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو ایسے
 حالات میں رکھیں کہ دل کو اس لہر کی مادہ اختیار کرنے کی زبردست ترغیب ہوتی
 ہے۔

جب اپنے دل کے رجحان کو دور کرنے میں کامیابی ہو جائے گی تو آپ
 کو اس بات کا احساس ہوگا کہ مجھ میں روز بروز ایک طاقت پیدا ہو رہی ہے اس
 شق سے بین فائدہ سے ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
 ۱۔ ایک غراب مادہ سے بچھٹکا رہا ہو جاتا ہے۔
 ۲۔ آپ کو خود اعتمادی کی سپرٹ پیدا کر کے لئے اپنی ہمدردی دکھانے کا

اصلی اور حقیقی زندگی

ہیں مایہ ہے کہ آپ یہ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ شخصی تقاضا کی حالت
 آپ کے اندر موجود ہے۔ اور یہ آپ کا ایک مزید فرض ہے کہ آپ اس غرضی حالت
 کو اس قدر تربیت دیں اور اس کی نشوونما میں اس قدر حصہ لیں کہ آپ کو واقعی اصلی
 معنوں میں زندگی بسر کرنے کا موقع ملے اور زندہ رہنا اور بات ہے اور حقیقی زندگی
 بسر کرنے کا شرف حاصل ہونا چاہیئے۔

خود اعتمادی کی ضرورت

انہی غلات میں عقیدہ و اعتماد جو اصل اس امر کے معنی ہے کہ آپ کو ان طاقتوں
 میں جو کسی تقدیر میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں ذرا غنی شک
 نہیں ہے۔ سچی شخص میں خود اعتمادی کا جوہر نہیں ہے اس میں شخصی تقاضا
 کا جوہر نہ ہو بلکہ ایک بات ہے۔ مگر آپ کو خود اپنی ذات پر اعتماد نہیں ہے
 تو دوسروں سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ آپ پر رحم و سرحم رکھیں غفلت ہے۔ پہلے
 معمولی اور چھوٹی چھوٹی بات سے شروع کر کے تدریجاً زیادہ پیچیدہ اور اہم باتوں
 کو حاصل کر لیجئے اور ان پر قابو پا کر آپ کو ایسی خود اعتمادی حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ
 ان کا ایک متعلق بننا آپ کی تقریر آپ کے افعال اور آپ کی تشکلات جو صورت میں نمایاں
 ہونے لگے۔

خود اعتمادی کا وصف حاصل کرنے کے لئے شخصی تجاویز اور لین و تہیہ یہ
 در نہایت زبردست ذرائع ہیں
 باقاعدہ نفس (سائنس لینے سے) تجویز و تہیہ میں اثر پیدا ہونے لگتا ہے اگر
 قوت حیات ہو کر کہ ہوائی میں موجود ہے کہ لانی مقدار باقاعدہ انہاس کے ذریعہ
 سے جسم میں داخل کی جائے تو مزہ سے جو افلاظ نکلیں گے اور ان کے کے باخبر دلی

ہو خفیہ اور خاموش تہیہ ہو گیا۔ اس میں ایک نہایت زبردست حرکت پیدا ہو جائے گی۔ ہوا سخت، باخبری کی دنیا میں سرائت کر جائے گی۔ اور اس سے جس قسم کی حالت آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ رونما ہونے لگے گی۔

مہمیں طوں کی حرکت اور قلب یعنی من میں ایک گہرا تعلق ہے آپ کو اپنے جسم اور قلب میں ایک کامل مطابقت قائم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے۔ ان دونوں کی متفقہ جدوجہد سے ایک مرکز نشانش قائم ہو جائے گا اور اسی کو ہم مقناطیس شخصی کے نام سے موسوم کرتے ہیں

کامیابی سے اتما و پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ کو چھوٹی اور بڑی دونوں قسم کی باتوں میں کامیابی حاصل کر کے خود اعتمادی کے جوہر کی نشوونما کرنا چاہیے۔

خود اعتمادی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟

اپنی کوئی ایک عادت، ایک خصلت، ایک طریقہ عمل کو لے لیں۔ جس کے آپ زیادہ محسوس و پابند ہو گئے ہیں۔ اور پھر اپنی تمام قوت، ارادی کو صرف کر کے۔ اس کو مادت کو دور کرنے اور قطعاً مٹا ڈالنے کا عزم دل میں کر کے یہ محسوس لیں کہ اس مادت کی طرف کبھی نابل نہ ہوں گے اور سمجھ لیں کہ اس سے بڑھ کر آپ کا کوئی دشمن نہیں ہے، جرات اور ہمت سے کام لے کر اس کا مقابلہ کریں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو ایسے حالات میں رکھیں کہ دل کو اس گہر کی عادت اختیار کرنے کی زبردست ترغیب ہوتی ہے۔

جب اپنے دل کے رجحان کو دور کرنے میں کامیابی ہو جائے گی تو آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ مجھ میں روز بروز ایک طاقت پیدا ہو رہی ہے اس مشق سے تین فائدے ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایک خراب عادت سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

۲۔ آپ کو خود اعتمادی کی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے اپنی بہادری دکھانے کا

اصلی اور حقیقی زندگی

ہمیں امید ہے کہ آپ یہ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ شخصی مقناطیس کی طاقت آپ کے اندر موجود ہے۔ اور یہ آپ کا ایک ضروری فرض ہے کہ آپ اس غنی طاقت کو اس قدر تربیت دیں اور اس کی نشوونما میں اس قدر حصہ لیں کہ آپ کو دائمی اصل معنوں میں زندگی بسر کرنے کا موقع ملے اور زندہ رہنا اور بات ہے اور حقیقی زندگی بسر کرنے کا شرف حاصل ہونا چاہیے۔

خود اعتمادی کی ضرورت

اپنی فطرت میں مقیدہ و اتماد ہو جا سکل اس امر کے معنی ہے کہ آپ کو ان طاقتوں میں جو کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں ذرا بھی شک نہ شبہ نہیں ہے۔ جس شخص میں خود اعتمادی کا جوہر نہیں ہے اس میں شخصی مقناطیس کا موجود ہونا ایک ناکمل بات ہے۔ اگر آپ کو خود اپنی ذات پر اعتماد نہیں ہے تو دوسروں سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ آپ پر جو دوسرے کہیں فاضل ہے۔ پہلے معمولی اور چھوٹی بات سے شروع کر کے تدریج زیادہ پیچیدہ اور اہم باتوں کو حاصل کر لیجئے اور ان پر قابو پا کر آپ کو ایسی خود اعتمادی حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ایک مستقل اثر آپ کی تقریر آپ کے افکار اور آپ کی شکل و صورت میں نمایاں ہونے لگے۔

خود اعتمادی کا وصف حاصل کرنے کے لئے شخصی تجاویز اور یقین و تہیہ یہ در نہایت زبردست ذرائع ہیں

باقاعدہ نفس راسخ لینے سے، تجویز و تہیہ میں اثر پیدا ہونے لگتا ہے اگر قوت حیات جو کہ گہرائی میں موجود ہے کی کافی مقدار باقاعدہ افلاس کے ذریعہ سے مجہم و داخل کی جائے تو منہ سے ہوا فضا نکلیں گے اور انسان کے باخبر دلیلیں

موقع قیامت ہے۔

۳۔ آپ کی قوت ارادی بلا واسطہ مضبوط و مستحکم ہو جاتی ہے۔

حالت ہوائی بجلی کی طاقت بھری ہوئی ہے اور جب ہم سانس کی اندرونی کشیدہ سے اس کو اپنے جسم کے اندر لے جاتے ہیں تو اس سے اعصاب جسمانی میں ایک عجیب و غریب مقناطیس اثر سرائیت کر جاتا ہے۔ جسم کا اندرونی اور ذریعہ سے جسم میں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ سانس لینے کا بہترین طریقہ یہ سمجھیں اور اس سے اپنے جھجھکوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

بلا و مشرق میں اس طمغنی کو پراپیام یعنی مشق مضبوط فاس کہتے ہیں اور شخصی مقناطیس کی طاقت حاصل کرنے کا یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ درست طریقہ ہے۔

آپ ایک ایسی جگہ پینہ کر لیں جو مشرق و مغرب سے دور ہو۔ سناٹے کا عالم یہاں کوئی ذی روح اگر اس خاموشی میں غفل انداز نہ ہو سکے۔ پھر مشرق کی طرف رخ کر کے سیدھے کمرے ہوں۔ جسم کے کسی حصہ پر بھی کسی قسم کا دباؤ نہ لیں۔ معمولی طور پر ہوا میں رہا۔ اب آہستہ آہستہ اور سلسلہ وار نقصوں کے ذریعہ سے اندر کی طرف لہی سانس کھینچیں۔ جس سے پیچھے پڑے بالکل بھر جائیں۔ اور سانس لیتے وقت آہستہ آہستہ اپنے دونوں اعضاء پر لٹھکتے جائیں۔ جس سے آپ کو شوق کا وقت معلوم ہوتا جائے۔ جب پیچھے پڑے ہوا سے بالکل بھری ہو جائے سر کے طرف لٹک جائے۔ اور اپنے دل میں اس خیال کو استحکام کے ساتھ داخل ہونے دیں۔ کہ آپ کے اندر ایک نہایت زبردست شخصی مقناطیس سرائیت کر رہی ہے جس کی کشش کا نام مینا مقناطیس نہیں کہہ سکتے۔ اس کے بعد اپنے منہ سے ہاتھوں کو آہستہ آہستہ کھینچ لیں۔ حتیٰ کہ وہ پاؤں کے آگے پڑے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں نہ تو زبردستی پائیں نہ سانس باہر سکے۔ پھر دوبارہ اپنے ہاتھ اٹھا کر سر کی طرف لے جائیں۔ اور اس کے بعد جب ان کو نیچے کی طرف اتاریں تو سناٹا نہ پھیلے جس سے ہوا بھی خارج نہ ہو سکی۔ مگر وقت کا خیال رہے۔ شروع شروع میں پورے غلے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت نہ لگائیے البتہ مشق کی جتنی طاقت بڑھتی جاتی جائے۔ آپ اس کی مدت میں اسی حساب

سے پیش کرنے کا بھی اختیار ہے۔

اس مشق میں باقاعدگی ہونا چاہیے۔ روزانہ بلا ناغہ اس کی مدد و مستحکم ہوتی ہیں ہر منٹ تک روزانہ صبح شام کے وقت پورے جاری رکھیں۔ اس کے بعد پھر حسب ذیل مشق شروع کر دیں جس سے آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

ایک سنان کمرے میں جا کر گوشہ نشین ہوں۔ بہ نظر احتیاط کمرے میں قفل لگا دیں کہ کوئی اس کے اندر نہ آ سکے۔ آپ یہ خیال دل میں رکھیں کہ وہ خلوت خانہ ہے۔ جہاں صرف خدا اور انسان کی ملاقات ہو سکتی ہے۔ اپنے سب کپڑے اتار لیں اپنے آپ کو قدرت کا شیر خوار بچہ تصور کریں، نقصوں کے ذریعہ سے پھر تہہ گہری سانس لیں، منہ کے ذریعہ سے کبھی سانس نہ لیں۔ دماغ کو کسیر بنائیں۔ اس کے بعد جلدی سے ایک گوشے میں جائیں اور اپنے سر کے نیچے ایک کسیر لکھ دیں۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر آہستہ آہستہ اوپر سے جائیں اور پاؤں دلواری سے لگا دیں۔ سر متھلیوں پر ہوا دھجک کا تاج نہ بنیں سے کریں۔ اور اس کے دوران میں اندر اور باہر دونوں طرف آہستہ سانس لیں۔ اس مشق کی بھی متواتر تین ماہ تک مداومت ہونا چاہیے بعد ازاں حسب ذیل مشق کرنا مناسب ہے۔

ایک کمرے میں جا کر سب کپڑے اتار ڈالے جس سے آپ کے جسم کی حرکت میں کسی قسم کا ہرج نہ واقع ہو۔ اس کے بعد ایک گہری سانس لیں جس سے پیچھے پڑے بالکل بھر جائیں پھر سینہ پھیلا لیں اور شکم اندر کی طرف کھینچیں۔ پتہ سکینڈ کے بعد سینہ سکڑ لیں پھر شکم پھیلا دیں اور سانس کو اندر قائم رکھیں۔ سانس اس طرح اندر روکے رہنے کی ماست میں آپ کو کم از کم پانچ مرتبہ علی التواتر سینہ پھیلا نا اور شکم سکڑنا چاہیے۔ ایک ایک منٹ کا وقفہ دے کر کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ اس مشق کو جاری رکھیں اس قسم کی اندر و بیرون مشق سے ناچل کونول SOLER PLEXUS کو بہت تقویت پہنچتی ہے۔ جو ایک زبردست مرکز مقناطیسی کشش کا ہے۔ یہ ایک بجلی نا پیری ہے۔ جس میں دوسروں پر اثر کرنے اور دوسروں کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس مشق کے دوران میں آپ کے دل میں مقناطیسی کشش کی نشو و نما کو نوکڑ

دوسرا باب

اجتماع قوت

خواہش دل کی ایک اور کام ہے جو سزا یا قوت اور طاقت سے ملو ہوتی ہے۔ کبھی کی اہروں کی طرح خواہش کی طاقت بھی مثبت و منفی اثرات کے ماتحت کام کرتی ہے خواہش کا انسان کے جسم میں مختلف صورتوں سے قیام ہوتا ہے اور جب انسان خواہش کو باہر کو نکلنے کا راستہ دے دیتا ہے تو اس کی طاقت درجہ بہ درجہ ہوجاتی ہے۔ اس میں سے تفصیلاً کہہ جاتی ہے۔ اگر آپ کو خواہش پر قابو حاصل کرنے اور اپنے جسم میں روک کر زندگی کی بہترین چیزوں کو اپنی ملکوت کھینچ لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ معلوم ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ آپ کی رسائی اپنی ذات کے اندر ہی ایک سونے کی کان نمک ہو جائے گی۔ قوت ارادی کو کام میں لانے سے آپ خواہش سے اس کی تفصیلی طاقت نکال سکتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ خواہشات کو بلند ترین مقاصد کے حصول کے لئے دلوں اور افعال نہ سمجھیں۔ بلکہ اس کام کو رنج تک پہنچنے کا ایک ذریعہ اور ذریعہ قرار دیں۔

بے انداز طاقت تفصیل میں کرنے کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ جب بھی آپ کے دل میں کسی خواہش کی اہر پیدا ہو تو آپ اس کو زیر قیاد کر لیں اور ہرگز پورا نہ کریں۔ اپنے ارادے کے اس باخبر انتظار سے آپ اس قوت کو ضائع ہونے سے روک سکیں گے اور آپ میں ایک ایسی حالت پیدا ہو جائے گی۔ جس سے آپ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لاسکتے ہیں۔ آپ کو نقصانے مارے کام لینا چاہیے اور یہی کامیابی حاصل کرنے کا راز ہے۔ لیکن

رجوع ہزار

مضبوطی کے ساتھ قائم ہونا چاہیے۔ جب ناہمی کنول میں اس طرح زندگی کی طاقت ترقی کرنے لگتی ہے۔ تو اس سے خیال کی اہریں دور نہ لگتی ہیں۔ جن کا آخر کار باخبری کی دنیا میں اثر ہوتا ہے۔ اور اس سے فوراً مطلوبہ حالت پیدا ہونے لگتی ہے یہ مشق بھی کمال

اختیار کے ساتھ تین باتیں یاد رکھنا چاہیے۔
اس طرح قوت تربیت کے آغاز کے ساتھ کمال زیادہ آپ کی مشق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر آپ سچے دلدار اور مشق کے ساتھ کام کرنے والے ہیں تو اس مرحلہ میں بلا گرفت فرمے ایک ذریعہ دست تفصیلی تعلیم پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کی بدولت آپ تمام دنیا کو اپنا حوت کھینچ سکتے ہیں۔

عالمان آتش فزغور سے دیکھتے ترقی کسی قسم کی بھی ہو اس میں مدد و ہر کے خاص بھی شامل ہے۔ اس کا رشتہ کرنے سے آپ کی شخصیت میں تقابلی کشش پیدا ہو گئی ہے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں کمال پر ترقی ہے یہ تو فیصل ایک قوت ہے مکمل درجہ ترقی بنائی نہیں۔ نو ٹرانزیشن اس میں بھی فیصل کی کشش و کشش کے لئے ترقی کا رشتہ کامل کر پڑا ہے۔ اس لئے ترقی کا رشتہ ایک تھک چے دل سے حسب ذیل مشق پناہیچ

اس میں کمال استغراق پیدا کرنے کی کوشش لازمی ہے۔

ایک ایسے کشادہ میدان میں رہتے جہاں آپ کے سوا کوئی اور نہ ہو وہاں آپ اس طرح بیٹھے کر نشست میں کسی قسم کی بھی تعلیم نہ ہو یہ سالانہ سو تہ تہی اللہ اللہ پڑھیں اور ہندوستان آہستہ آہستہ گھر سے گھر میں آرام کر رہے ہو تو ہر شے ہم ہمارے ہر کام کا باب کریں۔ یہ مشق اس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہیے۔ اس کے بعد آپ خود انشاؤں کے ساتھ پاؤں کے بل کھڑے ہو جائیں اسلئے سامنے ایک آئینہ رکھ کر اس کی پانچے کس سے اپنی دیکھیں جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں کہتے غور و خوض ہوں یا نہیں فراموش ہوں غلاموں کی ہر جگہ سے پہلے غور کرنا چاہیے اور اس کے بعد اس کو مضبوطی اور پائیداری میں آکا کرنا چاہیے ہر ایک رکھنے کو بار بار دہرائیے اور اس کو خوب دھونیں دینے کو رواج سبائی کمال میں لاسکتے ہیں گو یا آپ واقعی ایک اور سرے سے کلام ہو رہے ہیں تفصیلی مشق کی نشو و نما اور اس کے قیام اور ذکر کے لئے یہ مشق ثابت شاندار اور مفید ہے۔

کام کرنے والی حالت کے سامنے سرھٹاتی ہے۔ اور صرف ان اشخاص کی قدر و منزلت کرتی ہے جن کے سمجھنے کی اس میں صلاحیت نہیں ہوتی دیکھا ہوتا ہے مگر خاموشی اور متانت غیر پھر محاکمہ تنقید انسان کے خیالات کی گہرائیوں میں قدم رکھنے کی کس میں طاقت ہے۔ وہ ایک گہرا سرا راتھی ہے۔ آپ اس کے عین خیالات کا اندازہ کر رہی نہیں کتنے۔ وہ آپ کو اس بات کا موقع ہی نہ دے گا۔ اس لئے اگر آپ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس راہیں رہنے والی بنی جائیں۔ اس میں نام و نمود حاصل ہونے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے یہ یاد رکھیں کہ لوگ ہمیشہ صرف اسی شخص کی عزت و توقیر کرتے ہیں جس کے کارناموں کے سمجھنے کی ان میں قابلیت نہیں ہوتی۔ لیکن ہاں ہم انسان کے دلی میں نام و نمود کی خواہش اس قدر زبردست ہوتی ہے کہ آج تک کوئی فلسفہ نہ نصیحت اس کی ترویج و ترویج سے پامال کرنے میں کارگر نہیں ہوتی۔ جس وقت آپ منہ بھر ذیل بیان کے معنی و مطلب پر خاموشی کے ساتھ اڑتا خود غرض کریں گے۔ تو نفس کشی اور ترک انانیت کے معنی آپ پر خود بخود روشن ہو جائیں گے۔

جب کوئی شخص خاص طور پر کسی فن۔ علم یا کسی فلسفہ میں ماہر ہو جاتا ہے۔ تو قدر و اپنی کمالات پر ناز کرنے لگتا ہے۔ بعض منتریں اس کا نمود اس کو اپنے ہنر کی مالش کرنے کی صورت دیا ہے اسے خواجہ تاش مال کرنے پر مائل کر دیتا ہے۔ اس طرح تخمین و تعریف حاصل کرنے کی خواہش پورے طور سے ظاہر کی جاتی ہے تو اس کی طاقت و زائل و ضعیف ہو جاتی ہے خود اس معاملہ پر اور بھی تشریح کرنے کی ضرورت ہے ہر ایک خواہش یا تحریک دلی کی ایک حرکت ہے یہ ایک تنقیدی قوت ہے خواہ منہمت ہو یا معنی اور اگر ہم اس کو اپنے قابو میں رکھ کر اہم راہوں پر جانے سے نہ روکیں گے تو یہ خارجی دنیا میں اپنے مخالف سے ٹھوہرنے کے لئے بے قرار رہے گی۔

تزیینات کی طاقت بھی نہایت زبردست ہے۔ گویا لطیف ہوتی ہے۔ ان تزیینات سے اعزاز و کرا آپ کے لئے فوکی بات نہیں ہے۔ آپ کی شان اس میں ہے کہ ان پر تر قابو حاصل کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی لازورداری اور نیچے خواہش کی قدر و منزلت معلوم ہو گئی ہے۔

کسی شخص کو اس بات کی خبر نہ ہونا چاہیے کہ آپ خواہشات کو دیکر شخصی تنقید کی طاقت کو تڑپ رہے ہیں۔ غلطی لازم جمی تنقید کا ایک جڑ ہے جو ہر سے اور بھی زیادہ سمجھتا ہے۔ چنانچہ آپ کو اپنے دل کی حرکت پر قابو ہو گا۔ اتنی ہی آپ کی آرزو دوزخی ترقی ہونے لگی اور جس قدر خواہشات پر قابو کرنے کی طاقت بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس طاقت کا حوزہ بڑھ جائے گا۔ جو دل کی اہروں سے کھج کر آتی اور ہم وقت اس لئے تیار رہیں کہ اس سے آپ کو اتر ترین حالت کے سر کرنے میں مدد ملے۔

بعض محفل کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ احساس خواہش یا دل کی حرکت کی کسی حالت کو بانے سے ایک قسم کی سنی اور اسرو کی حالت پیدا ہو کر خواہش کا ستیا ہو جس کو جاتا ہے معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے خواہش پر آپ جب قدر و با ڈالیں گے۔ اسی قدر اس کا زبردست ملنے کا کمین خواہشات کو رد کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ توت لالی اور مزاحمت کی مضبوطی اور دلروں سے آپ خواہشات کے دریا کی مدد کریں ورنہ اگر کہیں اس میں غلطی آگئی تو پورا ناخوش ہو جائے گا۔

فرض کیلئے آج شام کو تھیں ایک نیا ناسا ہے۔ اور آپ کو خرفہ سامنے کے لئے لائیں ایک دھست سب کا مکان آپ کے مکان سے تین بائیں کے فاصلہ پر ہے شوق سے آپ کا نیا نیا بڑا بوا کھائی دیتا ہے اس سے آپ کی مٹھو میر ہوئی ہے اور وہ مذہب شوق سے سنا کر آپ کو قیدیوں اپنے ساتھ لے چلے گئے اس کو کرنا ہے اس کی حالت پر لڑکے کے غصے میں لے جانے کی خواہش نے اس کو اس قدر گھبراہٹ اور تیزی لگائی ہے کہ اس نے ملے کر کہہ کر دیا۔ دیکھئے اس خواہش میں کتنی زبردست طاقت غفلت ہے اس کو نور کے اپنے ہی غصہ خاطر میں یہ راز قہقہہ کر لیجئے۔ کہ آپ کی کسی قسم کی خیال طاقت کی ضرورت ہے۔ اس لئے نہایت دانشمندی کے ساتھ نام خواہشات کی غفلت طاقت کو سخت سے چمک کر کہتے ہیں۔ جس سے زندگی میں اطمینان اور کامیابی حاصل ہو۔

آپ کو یہ بھی اچھا طرح یاد ہونا چاہیے کہ دنیا کا نام ہے کہ وہ ہمیں غامض و شکی کے ساتھ

تیسرا باب

کسبونی

لفظ کسبونی میں ایک بادو جہاز ہوا ہے، یاد رکھئے کہ یہ کوئی خاص بات نہیں صرف کسی چیز پر تو جہاز اس طرح جمع ہو جائے کہ دیگر چیزیں بھی شامل ہیں۔ اس کو کسبونی کہتے ہیں۔ آپ کو کابنی پوری تہی طاقت ایک جگہ پر منکسر کرنا چاہیے۔ کسی ایک خاص چیز پر اپنی پوری طاقت نہ کیجئے۔ اور اس عمل کو نہ چھوڑتے جائیں۔ یہ ایک قلبی مشق ہے جو تواتر اور مسلسل وار خیال کرنے سے کی جاتی ہے اس لئے کسبونی کے معنی بھی کسی چیز پر غیر متواتر توجہ کے ساتھ وصیان دینا۔

توجہ کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں۔ ارادی اور غیر ارادی توجہ سے کمزور طبیعت انسان کا ایم ہے جو دنیا کی ماضی نا اُمیدیں دیکھ کر اُن سے منحور ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ تو ہے کہ ہمارے دل کی پریشانیوں میں کھڑکھڑاتی ہیں۔

ارادی توجہ ارادہ کے ذریعہ سے کی جاتی ہے ارادہ دل کی طاقتوں کو ایک خاص چیز پر خواہ وہ کس سے یا نہیں توجہ مبذول کرنے کے لئے مجبور اور آدہ کر دینا ہے ارادی توجہ صرف ایک چیز کی طرف کی جاتی ہے کہیں غیر ارادی توجہ کو خارجی شایہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اگر کسی خاص کس کے ناشوق ہو تو ارادی توجہ کی مشق کیجئے تربیت، یا فرتہ ارادہ کے پر نہ پائے دل کی مردنی طاقتوں کو یکجا کر کے کسی ایک شے پر ایک مدت صیغہ تک ضرور کیجئے۔ اس کا ہم پر کسبونی کہیں آپ کو کسبونی کہتے ہیں۔ قبل ان کا زبردستی اظہار کرنے سے اس مقصد کے لئے چاہئے کہ جو آپ کے پیش نظر ہے یہ نہیں بلکہ ماضی وقت ہی جاں بواقی ثابت ہو جائے اس لئے بہت احتیاط سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پہلے ذاتی اصلاحات کا پیرہ ڈالنے سے کیا مینڈ توجہ حاصل ہو جائے۔ آپ اس سے بھی ناخبر ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے یہ نسبتاً آسان ہے کہ ان تربیاتی کو زیر طاہر کریں۔ اور غرضی اور مشائے سے ان کے نتائج ہونے والی طاقت کو مضبوط کر کے اس سے اپنی شخصی تقاضا میں کے خواہشیں اظہار کریں۔ جب تک کہ دل میں غرضیات کا زور ہو جب کہیں جس طرح کا کعبہ ہو۔ جب کہیں دینی باتوں میں توجہ ہونے کے لئے دل میں رغبت پائی جائے جس طرح کا کعبہ ہو۔ جب کہیں دینی باتوں میں توجہ ہونے کے لئے دل میں رغبت پائی جائے غرض ہاوش کے ساتھ بار بار توجہ سانس لیجئے۔ اور دل میں اس طریقے سے ایسے خیالات اور توجہ کو کعبہ کا رخ کی طرح دوڑائیں کہ اس خواہش میں جو قوت غلبہ ہے وہ آپ کے حسب لہجہ کا ہے جس طرح آپ چاہیں اس کو استعمال کر سکیں۔ اس کے بعض خیالات اور توجہ کو کعبہ کر دینا کرنے سے فوراً آپ غرضیات سے بالاتر رہیں گے۔ آپ کا دل ان کے گارڈ سے میل نہ ہونے پائے گا۔

طاقت کا داروہا لگی ہے اس کے اظہار کی صورت غفلت میں اس لئے زیادہ طاقت مہیا نہ کیجئے کہ اس لئے آپ کو زہنی خاموشی سے اسے سامان اور بڑے لالچ سے پیدا کرنے پڑائیں۔ کہیں کہیں یہ توجہ ہو سکتا ہے وہ خود مدد و تقویت کی خاطر غفلت سے باز رہیں کمال رکھئے۔ کچھ خیال نہ جگہ زہنیات پر غالب نہ پائیں۔ مگر ان کی غرضیات کو رد و توجہ کی توجہ نہ کیجئے۔ کہیں غفلتوں سے غریب ہوں بلکہ لکھنا دیکھنے ذریعہ سے ان کی اپنی شخصی تقاضا میں کے خواہشیں متقل کر لیجئے۔

جب آپ اپنے دل کی طاقتوں کو یوں مضبوط کر لیں کہ آپ کی قوت ارادی بھی نہ صرف جتنی جانی گئی اور قوت ارادی کی ترقی سے آپ کے جوہر غرضی طاہر دی میں غفلت نہ پائے بلکہ کسی شکل اور جہاز میں نہ کر کے دل سے ارادہ منہ ہوا رہتا ہے۔ ارادہ ہی نہ خود ارادی زور نہ ہوتا ہے۔ لہذا کہنے کے معنی توجہ آپ کا اپنی جدوجہد میں کامیابی حاصل ہو جائے۔ اس کی توجہ اس بات کو خیال کی کہ ارادہ کی کوشش سے کم نہ ہو حاصل ہوتا ہے۔ آپ کے معنی میں منہ ہو گا کہ لکھنا دیکھنا میں غفلت میں اٹھنا نہ ہوتا ہے۔ اور آپ کی کسبونی آپ کے خواہش میں نہ ہو کر رہے گا۔ خواہ آپ اس کا احساس ہو یا نہ ہو۔

جوع ہزار

دل کی قوت ارادی کو اجما کر کثرت دیتی ہے اور ارادہ نیز اس کی طاقتوں کا مقام باخبری کی خلافت

اقتاب باخبر ہے ہوتے ہے اور ماتحت باخبری کا کمر بڑا اس کا کم حقیقت اور الہام کا احساس کرنا

ہے اپنی بصیرتی یا ادھتیں خود پیدا کرتے ہیں آپ کے غلبہ اور ارادہ کے اتصال سے یہ نیز عریض

فہم دین آتی ہیں۔ آپ بار بار اپنی تفریوں اور اقراروں کے وسیع سے اپنے خیالات کی منشا

اور ان کی نوعیت جو ماتحت باخبری میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں سے اس کی اطلاع اور ارادہ کو ہوتی

ہے۔ اور اسی ارادہ کی لہریں آپ کے قلب کا گاہ کی تحریکات کے متصل ہو کر وہ حالت پیدا کر دیتی

ہے۔

ارادہ کے تین درجے ہوتے ہیں

خواہش اختیار اور نصیب

خواجه

یہ ارادہ کہ ہر حرکت میں شامل ہے۔ پہلے خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد ارادہ متحرک ہوتا ہے۔

一

جس بات کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کو فوراً کرنے کے لئے تیار ہو جانا اس کو ارادہ مٹا دیتے ہیں۔

ارادہ فیض

اس کا کام اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ خواہش کا کچھ مطالبہ ہے وہ اور کیا جائے یا نہیں ہم طرفین میں سے حصول کے لئے آزاد ہونا چاہیے یا نہیں اور اگر اس کا حصول ہی ملے پائے تو اس طریقہ کا اس وقت اور اس کے عمل کا فیصلہ کرنا یا دیکھنے کے خواہش کا احساس ہے اور احساس عشق ہے اور عشق زندگی ہے۔

خیاں کو کہیں کے چھ میں تریں کے ساتھ رواں نہنے کے اپنے الاروہ کو کئی کام میں
 اسی کا تصور کیا جائے جس کا دل کو عشق ہو۔ اس بات کی دل کو سخت ضرورت ہے کہ آپ اپنے
 ہر دم کے نظرات اقتصادات مغفلہ کر کہیں مائل کرنے کا آسان طریقہ ہے کہ

کونکر فیاضیت سے اور جو کچھ غلام غلاموں کے لیے کرتا ہے۔ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

تنبہ کی یاد رکھو اور جو اہل عقیدت، ایمان میں غلط فہمی نظر آئے، انسان کے وسیلہ سے رونق لے کر ان کو دیکھ لیتے ہیں۔

کیونکہ ان کے ساتھ کثرت ہے، جو عام انسان میں ذوق نہیں ملتا ہے جس کے وجود پر اس کا دل لگتا ہے۔

کلامِ غلاموں کو کھانسی ہے۔ اس سے غلام غلام کے انسان اس لا انتہا اور انتہا پرستی میں

ہاگہ گریز یا منتقلات سے نکال کر دیکھ لیتے منتقلات میں سے آئے ہیں جو پردہ اخلاص سے نکال

اتمیقات کے کہ ان کو ہر ایک کر لیتے مقصود کو اس کی غنجیں کو طبیعتی اور اداس اور کھٹنی و

خیال کیسے کھڑکھاتا ہے خیر کے اثرات میں مٹی زبردست کشش ہوتی ہے اس میں

لائی۔ کیونکہ ان کو ان کے توازن اور امن پر ہر حال۔

یہاں سے اسی طرح کے ایک اور عجیب اور بے نظیر دروازہ کھلا۔ اس دروازے کے اندر ایک عجیب سی جگہ تھی۔ اس جگہ پر ایک عجیب سی چیز تھی۔ اس چیز کو دیکھ کر آپ حیرت میں آجائیں گے۔ اس چیز کو دیکھ کر آپ حیرت میں آجائیں گے۔ اس چیز کو دیکھ کر آپ حیرت میں آجائیں گے۔

عقبنامی کا اعلیٰ ترین جوہر اراحد ہے اور ادارہ کی طاقتوں کے ذریعہ سے اس کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ یہ ادارہ خود کارخانہ انسان کے ذریعہ کے کام کرتا ہے۔

کیسوی کے لئے عشق۔ ارادہ آواز اور شوق پہ چہرے لوانات سے ہیں۔ خواہش پھیل گئی
 کرتے ہیں۔ اور جو اس کے عشق میں ہو رہا ہے۔ ارادہ کو سہارا خواہش سے ہے۔ اور توجہ
 ہو ارادہ شوق وہ مرکز ہے جہاں سے انسان کے دل میں خیال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ خیال پھر
 انشا کا کھانا بن جاتا ہے، اور بعد ازاں اس کی صورت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ہر روح میں یہی سلسلہ قائم
 ہے۔ اس لئے کوئی مبدیہ اسطورہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو نہ تو اسطورہ پر محبت ہو۔ لا انتہا شوق
 کے ساتھ اس پر اپنی تمام جزو غفلت کیجئے اور کہنے کو کیسوی نہیں تو اسطورہ ان تینوں کے عمل
 سے پیدا ہوتا ہے جو کسی خاص مقصد کی طرف، بلکہ ہر قسم کی مجموعی عمل مقصد و مطلوب کے حاصل
 کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ انسانی خالقوں میں اتنا خاص سہرہ ہوتا ہے جس کے ساتھ ہر شوق صادق اور ارادہ
 حکم کی مثال بن جاتا ہے کہ جس کی قیادت پر ضرور حاصل کی جائے گی۔ کیسوی تینوں میں خیر
 کے مزید کے ملکی خالقوں کی یہ کیسوی تھا کہ ایک ہوگی۔ یعنی تینوں کی اسیر کیسویت۔

کیسوی تو ایک مبدیہ ہے جو ایک طاقت کے لئے جس کی تیار ی مہار کے، خفوں سے ہوگی
 ہو کہ وہ غرضت مانا کر دیکھ رہی ہے۔ روحانی دنیا میں یہ مانا کہ دل کی طاقتوں پر مشتمل ہے یعنی
 کیسوی سے دل کہ وہ ہم غرضت طاقت کیجاتی ہے جس کے ذریعہ ہر طاقت کیفیت یا شے حاصل کرنا ممکن ہے
 تصور وہ طاقت ہے جس کی تخلیق ارادہ کا مرکز ہوتی ہے۔ خیال اس کو موزوں عمل میں
 آتا ہے۔ اور غلبہ غلبہ اس کی کو خفا حال آتا ہے تصور کا کام ہے کہ ان روحانی طاقتوں سے جن
 کے مرکز ہوتے ہیں اس سے ایک لاکھ کیسویت آگئی ہے۔ ہوتی ہے ایک نورہ بننا یا کیا کر دے جو
 اس شخص کے جوہر طاقتیں جو جس کا انا محبت اور کمال ہے جس کے ذریعہ سے کیا گیا ہے۔ پس تصور ایک
 ہستی کی کو خفا حال آتا ہے جو ہندو صورت کرنا لے کے ذریعہ سے نہیں ہے۔ خارجی ظہور میں آتا ہے۔
 خفا کو کہہ کر کہ ہے خیال کی وہ کو خفا حال جو روحانیت کے کھینچنے سے خفا کی مختلف انواع
 طبیعت سے یا تصور کے خفا کی صورت بن کر نکلتی ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ سے طبیعت
 کے انشا اور خواہش اس کی کو ہر ایک آفا غلبہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

اب یہی رہتا ہے کہ جس کی شکل ہر شوق کو اس کا ارادہ اور اس صلاحیت پر ہے جو آپ

کہ روح میں خفا کا قائلہ قائم کرنے کے متعلق موجود ہے یا یوں کہئے کہ جس قدر آپ کے دل میں صاف
 صورت ہوں گے اسی قدر وہ صورت یا حقیقت مکمل ہوگی یہی کہہ سکتے ہیں کہ جس قدر آپ کے دل
 میں محبت اور عشق کے تقاضوں کا احساس ہوگا جس قدر آپ کے ارادہ میں غیر متزلزل اور صحیح
 توجہ مبدل کرنے کی صلاحیت ہوگی یا جس قدر آپ کے دل میں اجرائے مقصد اور اتوار عمل
 کے لئے جوش و خروش ہوگا۔ اسی قدر وہ صورت جو ان سب باتوں میں متبع ہوگی۔ مکمل ہوگی
 کیسوی کے اس درجہ میں خیال کی تعمیری طاقت سے اس غیر متوجہ جوہر میں زبردست
 لہریں پیدا ہوتی ہیں جس سے مل کر سب چیزوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اگر وہی حالات رونما ہو سکیں
 جن کا آپ کی مدد نہ زندگی بزرگ حالات کو مدد میں لائق کہے ہوئے خیال سے اظہار کیا گیا ہے۔
 اس کے بعد کیسویت یعنی مدد میں غیری کا درجہ یہ ہے کہ دل کی اس حالت کا نام ہے جس
 میں انسان اپنے مکمل شدہ کام سے خود کو علیحدہ کر کے اپنی مدد کو صورت کا نشا دہ دیکھتا ہے
 اپنے دیکھنے سے کہنے کے لئے کہ لذت سے بہرہ اندوز ہوتا ہے۔ دل نے اپنے جوہر سے کوئی
 چیز نہیں بنائی تھی۔ گراں کوئی اختیار ہے کہ وہ چیز بنا کر خود اس سے علیحدہ ہو جائے۔ اور
 اس کی سیر دیکھئے اسی طریقہ سے خدا نے باری تعالیٰ نے یا
 خدا کی طاقت نے اپنے ذاتی جوہر سے اس دنیا کو ظہور بخشا ہے اور حالانکہ یہ خدا کی طاقت
 دنیا کے ذریعہ سے نہیں ہو جاتا ہے کوئی شے اور کوئی تمام ایسا نہیں جس میں اس کا قیام نہ ہو پھر
 بھی یہ خدا کی طاقت دنیا کی نہیں ہے اسی وجہ سے خدا نے تعالیٰ کے متعلق بندوں کی نفس
 کتاب و بد میں کہا گیا ہے کہ وہ اس ناچھی یعنی کوئی کی مانند ہے۔ جو اپنے منہ کے رتق و باد سے
 جالا تو ہوتی ہے مگر خود جالا نہیں ہوتی خدا اور ظہور عالم کے بائیک تسبیح کے اظہار کے لئے کرلی
 اور جالے کا اظہار کر دیا کہانی ہے۔ اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ اس کا اظہار اور کسی لہر
 سے ممکن نہیں ہے۔ انسان اور خدا کا جوہر عاقبت زمین و زمان میں مشابہ اور ملکہ یکساں ہے انسان کو
 اس بات کی تیز ہوتی یا نہ کہے کہ وہ دراصل خدا ہے اور اس کو کہنے اس جوہر غنی کا جس کا نام
 خدا کیسیت ہے مکمل طور پر انکشاف کرنا چاہیے۔

معترفانظرین اور پیادہ سے شاہین آپ کے خدا کے لئے انسانا ات انسانا کا نشا

رومانی ترقی کو مستقل بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریج اور اپنا پیرا اور

پہلے پہل اس کی اس جڑوں کو کھینچا جائیے جو سرسبز حقیقت کی گہرائی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ کا ناسپ ہے دل میں مٹی کی وفات و گمبہ کے لئے ناپائیدار سفیدی کے ساتھ غمگین کیجئے۔ خیال دال کے وعلیم ترین حالات ہے جس میں سدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور قیاسات کے لطیف ترین حلقے میں اس کا انکشاف تیز ہوتا ہے۔ ہونفظ ہمارے نوابان سے ملتا ہے۔ وہ ایک صورت دینے والی طاقت ہے جس کے ذریعے کے مادی طبقہ کے قیاسات ظاہر ہوتے ہیں یہ بھی غریبی اور کھسے کا ایک دردست اور گہری حرکت خیال سے پہنچے صورت بنتی ہے اور خیال بھی ایک حرکت ہے جو لگے کے ذریعے سے مانی مانی ہے۔

ایہ آپ کو لفظ کے لئے اسے کا طریقہ بتا دیں گے۔ اس لفظ کے ذریعہ سے جتنی بحث و تبادلہ کے میں یہ خطاب کیا جاتا ہے۔ آپ کا حکم ایک مکان کی مانند ہے جہاں ایک طرح کی پالیسی ہے۔ دولت، تندرستی، خوش الحان کا سیلاب جوانی، وراثتی اثر، عشقی، عافیت، انفرادیت اور ایمانیان قلب کسی بھی چیز کے لئے خیال قائم کیے اور۔

میں کے بعد آہستہ آہستہ خود اپنی ذات پر ترستی حاصل کرنے کی تیاری کیے۔ آپ کی ذات پر قدرت، اہم اثر شریک ہو جائے گا۔ اپنی ذات میں حاصل ہونے کے لئے آپ خاموشی اور ملکوت کی لاشق کیے گا کہ آپ کو تیرا اور جس کو ان الفاظ میں، ان لفظ کے جس کا عنوان حاصل ہو

ایران خاموشی میں ہوتے کے بعد کسی ایک خاص حالت کے متعلق حس کو ظہور میں لانا منظور ہے۔ ایک خاص خاکہ داغ میں پیچھے اس خاکہ کو اپنے بائیں طرف طوری پر رکھئے پھر اس پر جان دول سے نہنک ہو کر سلسلہ وار اور بار بار غور کیجئے۔ حتیٰ کہ اس میں اس قدر متغیر حاصل ہو جائے کہ آپ کو دنیا و مافیاء کی خبر نہ رہے۔ یہ خیال آپ کے جسم کی رگ رگ ریشہ اور ایک ایک سوراخ میں سرایت کر جائے۔ اپنی ذات کو اسی خیال میں محو کر دیجئے یا کہ وہ خیال آپ میں محو ہو جائے اور ایک استغراق کی کیفیت طاری ہو جائے۔

کشتش کے بعد ترین قانون کے مطابق تینا آپ کے خیال کے زور سے وہ تمام عناصر آپ کی طرف کھینچ آئیں گے۔ جن کی ضرورت مطلوبہ کیفیت یا حالت پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے سے قانون معاوضہ یا تھرہ بھی سمیع ثابت ہو جائے گا۔ یعنی جو کچھ آپ جانتے ہیں آپ کو حاصل ہو جائے گا۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت ہمیشہ درخوں سے کام لیتی ہے۔ ایک رخ اس کا تعیری ہے دوسرا تجزیہ۔ ایک رخ سے یہ بنتی ہے اجزا و عناصر کو کئی کرتی ہے اور دوسری طرف ان کو منتشر کرتی اور ملاتی ہے ہمارے جسم میں بھی قدرت کا یہ کام ہمیشہ جاری رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس میں ہر غلط ایک نہ ایک تبدیلیں ہوتی رہتی ہے اس لئے اگر آپ کو دوا کی شبابت ندرستی دولت اور خوشحال حاصل کرنا منظور ہو تو ان چیزوں کا اس قدر نزدیک تصور کریں جو ان کی مخالفت حالتوں کے خیال پر غائب آجائے ان مسلمات جسمانی سے خیالات کی ایک خاص قسم کی حرکت منکسر ہونے لگے گی جس کے زیر اثر مسلمات ہوتے ہیں اور چونکہ دلیں میں حرکت خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کو مناسب ہے کہ ہمیشہ اپنے مسلمات جسمانی سے زندگی کی روشنی اور محبت کے خیالات کو گزرنے دیا کریں۔ خیال کی قوت سے آپ کو افریقہ کی کس قدر زبردست طاقت حاصل ہو جاتی ہے اس قوت آپ پر کونجی روشن ہو جائے گا۔ جب آپ کو اس راز سے واقفیت ہو جائے گی کہ ایک سام جسمانی میں اعلیٰ ترین خیالات کے معمول ہو جانے سے اس راز خیالات کے منکسر کرنے کی طاقت چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ایک کروڑ مسلمات لاکھ مسلمات جسمانی کے برابر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس راز کی معرفت حاصل ہو جانے کے

پوتھ باب

اصلیت و حقیقت ہمزاد

ہمزاد کسے کہتے ہیں؟ ہمزاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ہمزاد کے لغوی معنی ہیں ساتھ پیدا شدہ ہر ذی مدح کے دو قسم ہوتے ہیں ایک مرنے دو سر بغیر مرنے۔ ایک کشف و سرالطیف، ایک مادی و دوسرا روحانی مادی وہ جسم ہے جسے ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں مگر روحانی جسم کو روحانی یا اندرونی آنکھوں کے سوا نہیں دیکھا جاسکتا۔ اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ مگر مادی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی روحانی جسم زندہ رہتا ہے۔

تصویر لینے والے کمرہ کا شیشہ اگر اتنا لطیف ہو کہ مادی اور روحانی ہر دو اجسام کی تصویر ایک ساتھ لے سکے تو شاہدہ کرنے والا چاہے لاکھ بار ایک بین ہو نہ بتا سکے گا کہ جسم لطیف کی کون سی تصویر ہے اور جسم کشف کی کون سی۔ اسے ہی معلوم ہو گا کہ ایک شخص کی دو تصویریں ایک ہی وقت میں لی گئی ہیں۔ المختصر جو اپنا نام بتا سکی ہو گا۔ وہی ہمزاد ہے مادیوں سمیت کہ جسم لطیف کا دوسرا نام ہمزاد ہے۔

ہمزاد یا روحانی جسم کیا کام کر سکتا ہے؟

- ۱۔ یعنی دیر آنکھ چھینے میں لگتی ہے اتنی ہی دیر میں جسم لطیف یا ہمزاد!
- ۲۔ پرواز کر کے دینکے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔
- ۳۔ سرشتک پہاڑوں کی بلندیوں اور پانی تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائی تک خبر لے

بعد کیا آپ کو ان مسائل حجابی سے زیادہ نجات دہندوں کی توقع تھی دل کی ضرورت ہو گی ہماری دعا ہے کہ کامیابی اور ان دہائی ہمیشہ آپ کے گرد و پیش کشف و شق کے جوہر دکھائی آریں۔

میں گزرنا نہ کی روشی بدن بدلی جاتی ہے اور لوگ اہل یورپ کی حیرت انگیز ایجادوں کو دیکھ کر رشید عالم کے شائق ہوتے جاتے ہیں جس سے اس پرچی ہے کہ ہمارے ملک کے قدیمی علوم کا باغ جو خشک ہونا تھا پھر سے سرسبز ہو کر نرینہ والا ہے اور وقت بھی تریب ہی تالی ہے ہمارے ملک کے پھولے بڑوں کے ملا کر لپٹے گئے گا۔

لہذا غرض کہ طبیعت کے لیے ہم ہرگز انکار کرتے ہیں کہ علم کا زمانہ سلف کی پختہ یادگار ہے ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کے فائز و غلات کے مائل و شائقین کو اس علم سے محروم رکھنے کی وجہ سے ہی ہرگز ان جگہوں اور بیادیں کا رستہ تباہ نہیں کرتے۔ اور خود کو عالم و مل اور دنیا و ظاہر کرتے پھرتے ہیں مالا کہ شائع و نہایت ہی انسان طریقہ سے آرام مل کر اپنے مطلب کو پختہ کرسکتا ہے جس کی مرضی ہو جو کر کے دیکھ لے۔

عمل

ہزاروں حقیقت یہی ہے کہ انسان کے دوسرے ہوتے ہیں۔ ایک شیف دوسرا لطیف حکیم شیف کوئی بری انکھوں سے دیکھ سکتے ہیں اگرچہ لطیف کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ صرف عالم کو ہی نظر آسکتا ہے جو طیارے سے طیارے اضافہ میں۔ عین اکن اکن جو لطیف کے بھی اعضا ہیں۔ وہ جو ہمارے شکل ہوتی ہے۔ سمجھ کر ہی دیکھ سکتے ہیں انسانی نظریات کے لیے کی دوسری شکل ہوگی۔ اس سے ڈرا ہر ذرا ہے۔

وہ طریقہ جس سے ہزاروں لوگ کیا کرتا ہے علم کو لکھتا ہے۔ اس کتاب میں متعدد عمل دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ ہی حیرت کے مطالعات اختیار کر کے اس کی اہمیت کو سمجھ جائیں۔ مدت تقریباً ہزاروں سالانی ماضی کی کاغذ و رسم ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے جو غور کی جائے گی غلا کا وعدہ کرے گا۔

مدت عمل

ہرگز کہ ایک عرصہ ذکر کیا جاتی ہے۔ رہنما افادات عالم کی اندر و دل فائز کت کی کمی کی وجہ

سے دن زیادہ ملے گا جاتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک مدت تقریباً ہم کام نہ ہو یعنی ہزار و حاضر نہ ہو۔ تو دوسری دفعہ سے جبر شریک کر دینا چاہیے۔ کچھ دن بعد ضرور حاضر ہوگا بعض اوقات تین مہینے میں ضروری ہوتی ہے اس لئے بدل نہ کرنا چاہیے ہر شخص کی قوت مختلف ہوتی ہے فطرت مختلف ہوتی ہے اس لئے مدت میں کمی بیشی ہونی لازمی ہے استقلال سے لگے ہیں گے لازمی کامیابی ہوگی۔

جو اعمال اعلیٰ درجہ کی قوت ارادی اور تصور کے مالک ہوتے ہیں اور ہدایات پر پوری عمل کرتے ہیں بہت جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قوت ارادی کو بڑھانے کے لئے علم سے پیشتر مشق کرنا چاہیے کوئی بھی عمل کرنے سے پیشتر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ میں اس عمل کو کس کوں کا یا نہ؟ اور جس قدر سامان کی ضرورت ہے پورا کر سکوں گا یا نہ۔

عامل کے خواص

ہزار کا عمل ہر شخص کر سکتا ہے خواہ مرد یا عورت۔ بشرطیکہ تندرست مضبوط فزنی طبیعت اور باوصطہ ہوا انتہاء درجہ کا صابر و ہرگز بغیر قوت ارادی کا مالک ہوا اور تصور پر تابو یا چکا ہو۔

ممنوعات

جب ہزار کا عمل کیا جائے تو اسے ہر ایک سے پوشیدہ رکھا جائے۔ جو واقعات پیش آئیں کسی سے ذکر نہ کرے۔ اپنے دل میں تمام باتوں کو دفن کر دے۔ اس بات ضرور لے سکتے ہیں۔ ہر ایک کی ہدایت کے تحت عمل کر رہے ہیں۔ اس سے ہدایت و مشورہ لے سکتے ہیں۔ مال کو طمع دھڑی۔ اخلاقی غلبہ مضبوط، شہوت، کبر، حرص، کینہ، جہل، ظلم اور ان تمام باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے تو انصاف انسان کی نشانیاں ہیں۔

خشیت کو شست۔ بدلو دارا دنیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ پیسہ بھڑکانا کھانا کھانا چاہیے۔ ہزار سے جو وعدے ملے ہوں۔ ان کی سختی سے پابندی کرے۔ دوران عمل پر ہرگز کار اور صفات متغیر سے رہو اور خوشبو لگا کر رو۔

نیلے رنگ کے دھوئیں کے بادل کی ایک موہومی شکل نظر آئے گی جوں جوں عمل کی قوت بڑھے گی وہ متشکل ہوتا جائے گا۔ اپنے جیسا ہی نظر آئے گا۔

ہمزاد کا وصف

ہمزاد انسان کے ساتھ سایہ کی طرح لگا رہتا ہے۔ اور زندگی ایک ساتھ رہتا ہے۔ اس کے بعد متوجہ ہوتا ہے۔ ہندو عالموں کا کہنا ہے کہ جس وقت عالم مریا ہے تو ہمزاد بھوت پریت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ تو ہمیں نہ کہیں ناب ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور ہماری گشت کرتا رہتا ہے۔

وہ چکر چم طیف ہوتا ہے اس لئے دور دراز کا کام منوں میں کر کے واپس آ سکتا ہے صدائے کوس کی خبریں آنا آ سکتا ہے۔ دوسرے ممالک سے خبریں آ سکتا ہے دو شخصوں میں غبت ڈالنے یا دشمنی پیدا کرنے کے لئے غیثی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کے اوصاف اور قوتوں کو پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

ہمزاد کا کام

۱۔ ہمیں کام کو کہیں گے وہ دہی سے اسے سر انجام دے گا چاہے کتنا ہی مشکل اور بڑا ہو۔
۲۔ دور دراز کی خبریں آنا۔ دلوں سے خبریں آنا۔ کوئی کام کر کے آجانا اس کے لئے منوں

سیکندروں کا کام ہوگا۔

۳۔ بے جا ہر کام چلے اور خبریں آ کر کھلا دیتا ہے۔

۴۔ دو شخصوں میں غبت یا دشمنی ڈالنے کے لئے اپنے غیثی اثر کو استعمال کر سکتا ہے جیسا کہ مال

۵۔ اسے کھڑے گا۔ ویسا ہی کرے گا۔

۶۔ کسی جگہ کا نقشہ یا تصویر آ کر حاضر کر سکتا ہے۔

۷۔ کہندہ جانور یا آدمی کا پتہ دینا اور زمینہ کا حال بتا سکتا ہے۔

بلا اذات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عالم دوسرے تیسرے دن سے کی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں اس کے برعکس بعض کو درد و ماتمک کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس لئے بدانتقاد کی کدلی میں جگہ نہ دینی چاہیے۔
دو یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص کی فطرت ایک ہوتی ہے۔

ہمزاد کی قسمیں

۱۔ ہمزاد کی چار قسمیں ہیں۔

۲۔ آتش ہمزاد۔ جو آگ یا دھوپ میں مل گیا جاتا ہے۔ منتر ہمزاد اور کوئی آپ ٹھننے سے طائر

ہوتا ہے۔

۳۔ مادی ہمزاد۔ سایہ دیکھ کر آسان پر جو نر کی جاتی ہے۔ ایسے مل سے تالیں آتے ہیں۔

۴۔ آبی ہمزاد۔ پانی کے پانی کے اندر مگر ہے ہو کر سو کر جاتا ہے۔ موی یا سنوئی طریقوں

سے یا قوتِ خیمہ سے کام لیا جاتا ہے۔

۵۔ خاک ہمزاد۔ یہ دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اور کوئی عمل کر دیا جاتا ہے۔

۶۔ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ عمل کا انتخاب کرتے وقت اپنی طبیعت کے مطابق عمل انتخاب کرے

مثلاً آتش طبیعت والے کو دھوپ کا مل یا چراغاں کا مل کرنا چاہیے۔ اس صورت میں کامیابی جلد ہی ہوتی

ہے۔ غلات طبیعت والے سے ہمزاد کو مگر کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو زمینیں نہیں بکھوسا دیں گے

جائیں گے۔ مگر خاک ہمزاد میں کاشی کو مگر کر سکتا ہے۔

۷۔ یہاں جو ہے کہ کتاب میں مختلف طریقے دیئے جاتے ہیں یہ تمام عجیب ہیں اور عقائد مالوں

سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ان کا کرنے والا کبھی ایسا نہیں ہوتا۔

۸۔ جس عمل کے لئے دو یا دو ہمزاد غلام ہوگا۔ اس کی دہی میں ہوگی جتنا آتشیں سے آتشیں طبیعت کا ہمزاد

ہمزاد کی اشکال

ہمزاد کا جسمی محرک بدلتا ہے۔ اس کی اشکال دھواں کی طرح ہوتی ہے شروع شروع میں

ہزاراد کو ہر وقت تکلیف دیتا ہے گا خونخاک ہانوں یا شکلوں سے ڈراتا ہے گا۔ بلکہ مال مولیٰ قاتلات اور عام آدمیوں سے ڈراتا ہے گا۔ حال کے سر پر مصائب کے بادل چھٹے رہیں گے۔ اس کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اب میں ہزاراد کا آخر ہو چکا ہوں۔ اور جان بوجھ کر نقصان کر رہا ہوں اس سے چھٹکا لانا حال بہتر ہے بعض لوگوں کو نظر نہیں آتا لیکن انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ہے۔ اس صورت میں حال سکھ کا سانس نہیں لے سکتا۔ بھلا کوئی ضرور رہتا ہے۔

تسخیر کا صحیح طریقہ

جب کہ عمل ختم نہ ہو ہزاراد سے بات کرنا چاہیے۔ کوئی چیز خرابے تو نہ لینی چاہیے اگر وہ کہے کہ میں حاضر ہوں عمل ختم کر دو تب بھی نہ کرے۔ بلکہ کل کی مدت اور تعداد ختم ہونے کے بعد اس سے بات کرنا چاہیے۔ اگر اعمال کل کر رہا ہے اور ہزاراد حاضر ہے تو خود بات نہ کرے بلکہ انتظار کرے کہ ہزاراد بات کرے بعض اوقات کئی دن تک ہزاراد سامنے آتا رہتا ہے۔ لیکن بلا تاہیں اس صورت میں حال کے لئے لازم ہے کہ وہ عمل کرنے کے بعد سیدھا اپنے گھر یا سونے کی جگہ یا کام کرنے کے مقام پر چلے اسے بات نہ کرے۔

اگر ہزاراد ختم عمل کے بات کرے تو نہایت ہوشیاری اور غفلندی سے بات کرنا چاہیے وہ کہے گا کہ میں غمے والا ہوں ہے تو کہہ کر تمہاری تسخیر مطلوب ہے۔ ہزاراد کہے گا کہ تمہیں یہ صبح کر کے کیا کرو گے دو جواب دو کہ اپنے کاموں اور تقاضا میں مدد اور مشورہ پا کر رہوں گا۔

اب ہزاراد اپنی شرط پیش کرے گا۔ بس یہی وقت ہوشیاری کا ہوتا ہے کوئی ایسی شرط قبول نہ کرو جو پوری نہ کر سکو گا کہ کوئی شرط پیش کرے تو کہو میں اسے نہیں کر سکتا۔ دوسری بات تو تب وہ ادا ہوتے گا۔ اسی طرح رد کرنے سے چاہو حتیٰ کہ ایسی تجویز پر فیصلہ ہو جائے۔ جو حال کے لئے آسان ہو۔ اس وقت حال یا اختیار بہتر ہے جو چاہے سہا سکتا ہے۔ جو بھی شرط مقرر ہوگی۔ تمام عمر اس کا پسند نہ ہونا پڑے گا۔ اور اسی میں تبدیلی ناممکن ہوگی۔

۶۔ کسی ہلکے مرض کے لئے علاج چاہتا ہے۔ جس میں کچھ دوا کرنا چاہیے ہوں۔
۹۔ پرانے واقعات کی کبھی واقفیت پر متاں ہے۔

ہزاراد سے خطرات

معاہدہ کے خلاف کوئی کام کرنا یا گناہ سے کام لیں گے۔ تو یہ اس نقصان دہ سکتا ہے۔ جس کی تلافی اور علاج ممکن نہیں ہوتا۔ حال کو ایسی تمام نظریوں سے بچنا چاہیے جو ہزاراد کی طرح کے خلاف ہیں۔ اول تو ہر سال میں ہزار کی مصلحت کرنا چاہیے۔ اگر وہ کسی کام کو ناپسند کرے یا منع کرے۔ تو اس کا خیال نہ کرے۔ ہزاراد حال کے برابر حکم کو ماننے کے لئے تیار رہتا ہے۔ مگر ناپسند کر دہ نہیں آ سکتا ہے اور نقصان کر سکتا ہے۔

بعض خفیہ راز جو صورت پر لوگوں معلوم ہوتے ہیں ان کے جاننے کی کوشش نہ کرنا چاہیے۔ مجبور کریں گے۔ تو وہ ملک کے لیے ہمارا کام کرے گا۔ حال کو چاہیے کہ وہ اس سے بطور دوست کے بات نہ کرے۔ محبت کا مسلک کرے۔ تاکہ وہ خود ایسی باتوں سے مطلع نہ کرے۔ جس کی حال کو اندیشہ ضرورت پہلی ہے اس سے وہ پیش آنے والے حادثات سے بھی بچ کر بیکار کرے گا۔ اور ہر تہیوں سے آگاہ کرے گا۔ اور فیصلہ کار دیا کرے گا۔

ہزاراد کی فطرت

بعض ہزاراد فطرت کسی دیکھی کام کے طالب رہتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے ڈھنگ لیتا کرنا چاہیے۔ مثلاً کہہ کر کہ فلاں ایک میرے لئے درد کرتے رہو۔ بعض فطرتاً سخت ہوتے ہیں بعض تکلیف دے کر رشتیان کے کہ بعض ڈرا کر خوش مزہ بنے ہیں۔ یہ سب حال پر فیصلہ کرنا چاہیے کہ کیا روایا اختیار کرے۔

ناممکن عمل

اگر ہزاراد ناممکن دیا کسی درد سے گزرنے کا یا مقرر ہونے پر صفت درست نہ ہو سکا۔ تو

علمی

۳۔ چاہئے کہ کتب و رسائل کو اس محل کا ذخیرہ بنایا جائے۔

میں

میں نے ایک طرف دیکھ کر اپنی پشت سے ادھکا کھوسے اور اپ مغرب رخ کی دوار
کھل کر سرکہ کوئی مار ڈیویدے اور دیر پر اپنی تصویر پر اس کا خوب غور سے کامل ایک
گھنٹہ تک دیکھ کر اپنا نظرسرا کی پٹائی پر رکھے جو میری نظر کو نکال دے اور اب دیکھ کر نہ گئے تو فوراً
اپنی نظر کو اٹھا کر اس وقت مال کر پڑے تاکہ اور مال کر ڈیویدے کا کھوسے یعنی دائرہ سا نظر کرے گا کہ اپنی
مشق میں یا کہ میری فائبر بھی فائبر نظر کرے گا۔ اور آخر مختلف رنگ اور عریض مغرب چیزیں بھی میری نظر کریں
مگر مال کر تسلسل سے اس سے بلا غور اپنی مشق کو نہ بن کر ادھر کر آجائے اور وقت مال کر اپنے
خیالات کو مار دے۔

افقار

ابن خرومات سے فارغ ہو کر کسی کے عمل کی نیت سے اہل کھمیدان میں چلا آئے۔
 لڑائی کے قریب وقت ہو اذان سے دو بار بج گئی تھی۔ شیخ قائم کو ہم نے کہنے شروع کیا کہ اگے سے۔
 مقرر ہوئی ہے کہ صرف ایک گلوگڑ رکھے اور دوسرے کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے گا کہ اگے سے۔
 نین یہ صاف نظر آ رہی تھی کہ اب وہ کتنا کمال حاصل کر چکا تھا۔ اس پر نظر آ رہی تھی کہ نہ ایک کوئی دوست
 نہ ہو۔ اگر کسی کا حال کمال کے کمال پر نہ ہو کہ اسے اپنے پیچھے نظر آ رہی تھی کہ نہ ایک کوئی دوست
 نہ ہو۔ اگر کسی کا حال کمال کے کمال پر نہ ہو کہ اسے اپنے پیچھے نظر آ رہی تھی کہ نہ ایک کوئی دوست

یہ سب کچھ ہمارے دل کی بات ہے۔ اس لیے ہم نے اسے اس طرح بیان کیا ہے۔

کونا جائز ضرورت پر استعمال کرنے والے ہمیں غلب کی منتقوں سے بچ نہیں سکتے۔

عمل نمبر ۲ شعبہ

ایک طرف اس کے لئے پیدا ہو کر اور اس کے فرض درود لیا اور حجت پر آسانی زند
کے تزلزل کا اندھیکار و روشنی کے لئے دو تین گھنٹیاں ہوں گے سب پر نیلے رنگ کے پردے
پسے اب تم میٹھے تیل کی لاکھ ایک دوا چلاؤ اور سیشنت کہو کہ عکس کی گردن پر نظر چاکر دو کہ مندرجہ
کردار اول میں مضبوطی اور دوا کے کوکب کسی غشی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے

ہزاراد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عالم کے درمیان مومن حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے:

ہم ہزاراد: ۱۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا؟

عادل: ۱۔ میں تجھے اپنے سبب میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہم ہزاراد: ۱۔ مجھے محسوس ہے کہ آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عادل: ۱۔ میں اپنے کاموں میں تجھے مدد دینا چاہتا ہوں

ہم ہزاراد: ۱۔ ہزاراد سے آپ کا غلام ہوتا ہوں لیکن فلاں شرط ہے۔

عادل: ۱۔ اپنی عقل اور ذہن رسا سے مشورہ کے کر لیں بلکہ ہزاراد کی شرط بالکل بے ضرر

اور نہایت آسان ہو کہ مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہزاراد کو ایسی شرط بتاتا ہے جس کا بجا آنا دشوار ہوتا ہے مثلاً مجھے ہزاراد پر یہ شرط

کہ اگلا دن کرنا وغیرہ اس صورت میں مال کو محنت ملے سے کام کے فروزاں لگانا کہتے ہوئے کرشی شرط

کو آسان میں تبدیل کرالینا چاہیے۔ اس وقت تو سب کچھ مال کے اختیار میں ہوتا ہے اگر جب ایک مرتبہ ہزاراد

بیان کرے کہ جو چیز زندگی بھر اس کی تم کو دے دوں کرنا مال کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض غیر ذریعہ طبیعت ہوتے ہیں اور غیر ہونے کے وقت مال کو دے دیتے اور گستاخی سے پیش

آتے ہیں ایسی حالت میں مال کو واجب ہے کہ اپنا عیب دونا تا کر لے۔ اور اسٹ کا جواب تجھ سے

دے ہزاراد جواب پانگیا۔ تو خود بخود نرم ہو جائے گا۔ اور عاری کرے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ اس

وقت ہزاراد سے کوئی نشان لے لی جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے

بیشک عبد و بیان کے وقت اس بات کا اندازہ دیکھا جائے۔ تبخیر ہونے پر ہزاراد ہر وقت سایہ کی طرح

مال کے ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ اور دروازے کے قہقہہ تحائف اور میوہ بات وغیرہ ہمہ روز میں

حاضر کرتا ہے۔ ساتھ سمندر پرانے گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لادیتا۔ نیز گھڑی مال کے حکم کا منتظر

رہتا ہے کہ کسی کمزور مال ہزاراد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم

کا خوف پیدا ہوتا ہے اس لئے اس بات کا افراز ہزاراد سے پہلے روزی لے لینا چاہیے کہ بلا ملے

ہزاراد سے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک گھنٹہ کے بعد نظروں سے شاکر چھٹ کی طرف دیکھا شروع کر دیا اندازاً۔ اس وقت تک کسی

سمت دیکھتے رہو جب نظارہ دیکھنے کے پھر ترسی خیاں میں گئے ہوں کہ ہزاراد ابھی اٹھ کر غلام ہوا

چاہتا ہے تو اترا ایک گھنٹہ تک اسی تصویر میں غور اور درن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تین

بالاس علی کو کیا کرے۔

دن رات غفلت میں رہو بعد گزرنے ایک نہت کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف

دیکھ کر اپنے کو وہیں دلیں آجیا کہ جب غمت بھرت لگے دو دیکھو کوئی ٹکڑا کھالیا کر کسی سے

بوز و مامو۔ ہزاراد کی خوراک کے لئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملنا ضرورت پڑنے پر صرف

اشارہ سے یا کو کو بات چیت کر لینا۔ پالیس ہزار تک لوں پر ہر خاموشی لگاتے رکھنے سے بدن

میں گری بہت بڑھ جاتے گی۔ اس لئے دروازے میں ناس دودھ کھس گئی کا استعمال بہت کم

ہزاراد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیے

ہزاراد سامنے دیکھ کر ادا کرتے ہیں کسی مال کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیے

در نہ نقصان بکھرت جان ہے انسان جو اثرات لطافت اور غفلت پائے پاک کا جزو لطیف

ہے دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی بڑی حالت بھی گزرنے نہیں ہر قسم کی ریشہ کھیکو وہ دنیا کی

ہوئی قدرت سے ہر کیا کہ نہ قدرت کہتی ہے کہ جو بڑا نہ ہو کسی کو دھوکا مست دودھ لکھا

نہ کر عیش عبادت الہی میں مشغول ہو اور غلاب سے خود بخود غش قافہ قدرت کے حکام

کی صفات درزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر شکل سے شکل میں اس کی حاد ہوتی اور اس کے سر کی

نامل ہونے والی برزنت کا وہ غیر خود کو درستی ہے۔

کتابوں میں کھلے ہزاراد ایک نونکا کہتی ہے اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیے جو ایسا کہتے

ہیں۔ وہ شک ہاتھ ہیں عیساکم نہ پہنے ہوں یا ہزاراد کی لاجو نہ نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا جی جی لطیف

ہے۔ اس کی شکل عیش مال کی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ ہر فرق نہیں کرتا۔ حتیٰ کے مال کے پاس کے مطابق

اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر کسی حالت اور کم لکھ کر بات کے انداز ان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔

انہیں پانی ناکس دیکھ کر سب دل کی شخص ہزاراد نہیں کرتا اپنے جسم کے کیوں ماضی ہونا چاہیے۔

عدول کی حکومت (حصہ دوم)

اس میں زندگی کے ہر شعبہ پر اہلاد کی محنتی قوتوں کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ شخصیت، جہت، پیشہ کام، ملازمت، آرٹ، دیکھ، دوست، محبت، مالی حالات، شادی، دعائی، سفر پر کوئی سے اہلاد حکمران ہیں۔ اہلاد کی قوتیں کیا ہیں۔ اہلاد کا زائچہ کیسے بنتا ہے۔ دن، ماہ اور سالوں کے ادوار کیسے نکلتے ہیں۔ اس سے اپنے ذاتی عدل کے ذریعہ ہر قسم کا فیصلہ کاسائی کیا جاسکتا ہے۔ قیمت، بڑے۔

دو ہجرت

ہر انسان کے ساتھ ایک محنتی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اسے ہر ملو کہتے ہیں۔ اس کو مغز کرنے اور اس سے دنیاوی کاموں میں مدد لینے کے طریقے کے اندر یا مستہیں کھینچی گئی ہیں۔ مدد دلائی چیزیں منگوانا۔ محنتی اور پوشیدہ چیزوں کا معلوم کرنا۔ امراض اور گر شدہ کا پتہ لگانا۔ واقعات حاصل کرنا وغیرہ حاصل کے لئے معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ قیمت، مدد۔

قواعد عملیات

عملیات کے شائقین کے لئے ایک تحفہ ہے۔ اس میں وہ تمام ضروری تفصیلات موجود ہیں۔ جن کے لئے سیر استاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ لوازمات، تقویش، چکر کشی، حرفت، چھٹی، عنانصر، سوکرات، تعمیرات، بخیر قوا میں۔ نکات کے طریقے۔ قوانین نجوم عملیات کے لئے اوقات کا تعین، حصار، کنجیر کرکس، ہجرتیں، ختم دلائے کا طریقہ اور متعدد اسلوا و آیات کے اہلاد دہج ہیں جن سے ضروریات کے وقت تقویش میں مدد لیتے ہیں۔ مدد۔

محنتی نوشتے

اس کتاب میں ان تمام علوم کا ذکر ہے۔ جو جاسے ہاں لایچ میں شلا علم نجوم، علم رمل، علم جبر، ہاتھ کی کھیریں، علم انجواب، علم الاعداد، مسمریزم، علم النفس، علم قیافہ وغیرہ وغیرہ۔ ان علوم کے ابتدائی متعلق اہلاد ان کے نام لہندوں کا اکتشاف ہے۔ دعائی علوم کے طالب علموں کے لئے کسی ابتدائی معلومات میں کردہ ان پر عبور حاصل کر کے زعفران اپنے علم میں اضافہ کر لگا۔ بلکہ ان سے کام لینے کے طریقوں سے بھی آگاہ ہوجائے گا قیمت، روپے

کتاب خاں زہرا لعلیہ ۱۹۰۳ کو حوالہ دیا گیا۔

اسباق انجوم

یہ کتاب علم نجوم کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ اس میں بروج، کوکب، نظر کے اثرات، زائچہ کا نقشہ اور زائچہ بنانے کا طریقہ دیا گیا ہے۔ زائچہ پر حصے کا آسان سا اصول بھی بیان کیا گیا ہے۔ قیمت، روپے۔

اشارہ انجوم (حصہ اول)

اس میں زائچہ کے ہر کمر کے اثرات، بروج کوکب سے علم، روزگار، مالی حالات، سفر، شادی، اولاد، محبت، عزت و تہذیب کو جاننے کے اصول و قواعد بیان کئے گئے ہیں اور مثالیں بھی دیئے گئے ہیں۔ نئے نظریہ تربت کیا گیا ہے۔ قیمت، روپے

روح قرآن (حصہ اول)

قرآن حق و صحت کو آسان اور علم غم زبان میں پیش کیا گیا اور زندگی کے ہر پہلو کا جواب قرآن کے اہلاد کمال سے دیا گیا ہے۔ آیات قرآنی کا انتخاب مختلف عنوانات کے تحت ہے۔ انسان سوال کرتا ہے اور قرآن جواب دیتا ہے۔ کاغذ اختیار کیا گیا ہے۔ اس حصہ میں ارکان، بالنتیب کے متعلق نوشتن، قیامت، اسلوا، اہلاد کوکبوں کے متعلق سوال جواب ہیں۔ مدد۔ روپے۔

عدول کی حکومت (حصہ اول)

ہر شخص، کما انداز تاریخ بدلتی ہے۔ اہلاد قسمت اور قوت علم کا اہلاد کیا گیا ہے۔ اس میں باب، اہلاد و زائچہ، ایک کے ذاتی اوصاف اور حالات، اہلاد کے انسان سے تعلقات، آپ کی زندگی کے محنتی تجربہ، سوالات کے جواب برآمد کرنے کا طریقہ، اہلاد کے وہ اسرار جس سے انسانی دیکھنا، تعلقات اہلاد کیوں کے نتائج، محنتوں اور شریکی کی شہس کے نتائج، س کے نتائج اہلاد، جہوں کے نتائج کا اہلاد ہوتا ہے۔ قیمت، روپے

کتاب خاں زہرا لعلیہ ۱۹۰۳ کو حوالہ دیا گیا۔ دریا منج و دہلی ۲

